



وَمَرَّتِلِي الْقُرْآنُ تَرْتِيلاً

التحذير

تأليف

قاری محمد الدین نعیمی

مدرس دارالعلوم جامعہ نوریہ رضویہ گلبرگ فیصل آباد

مکتبہ نعیمیہ رضویہ

❀ شفی رضوی جامع مسجد رضا آباد فیصل آباد ❀

قرآن القرآن مکتبہ
المجتمعة الرضویہ، ضیاء العلوم، راولپنڈی

رقم کتاب 3757 الفہ
۲

التحریک

تالیف

مولانا قاری محمد الدین نعمی

مدرس دارالعلوم ندوۃ رضویہ گلبرگ اے۔ فیصل آباد

ناشر

مکتبہ نوریہ رضویہ
گلبرگ اے فیصل آباد
الگچ بخش روڈ لاہور

جملہ حقوق محفوظ

کتاب	التجوید
مؤلف	قاری محمد الدین نعیمی
ناشر	مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد
کتابت	محمد عاشق حسین ہاشمی
طباعت	
سن اشاعت	اکتوبر ۱۹۸۱ء / ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ
صفحات	۲۲
تعداد	۱۰۰۰
قیمت	چار روپے صرف
طابع	محمد نسیم الدین

ملنے کے پتے

مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور	مکتبہ نوریہ رضویہ اردو بازار، گوجرانوالہ
مکتبہ ضیاء القرآن - گنج بخش روڈ لاہور	مکتبہ رضویہ - آرام باغ - کراچی
مکتبہ حامدیہ، گنج بخش روڈ - لاہور	مکتبہ سلطانیہ - محمد پورہ فیصل آباد
مکتبہ رضوان - گنج بخش روڈ - لاہور	رضایک فاؤنڈیشن مجبوری مسجد ضاح کالونی فیصل آباد
مکتبہ قادریہ، اندرون لوہاری دروازہ لاہور	بخاری کتب خانہ صابریہ مسجد گلپورہ فیصل آباد
مکتبہ نبویہ - گنج بخش روڈ - لاہور	چشتی کتب خانہ - جھنگ بازار فیصل آباد

پیش لفظ

خالی دو جہاں، رب العالمین جل جلالہ کی آخری کتاب جو کہ حضور سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے ہمیں عطا ہوئی۔ یہ وہ شرافت و بزرگی والی، منبع رشد و ہدایت، لاریب کتاب ہے کہ جس کی مثل نہ تو کوئی پیش کر سکا ہے اور نہ ہی کر سکے گا۔

یہ وہ صحیفہ آسمانی ہے جو ہر قسم کے تغیر و تبدل، اضافہ و تحریف، ترمیم و تنسیخ سے پاک ہے۔ یہی وہ مقدس کتاب ہے جو اسلوب بیان، طرز استدلال میں بے نظیر و بے مثال ہے، اس کی فصاحت و بلاغت نے بڑے فصیح اللسان، بلیغ البیان شاعروں اور ادیبوں کو دم بخود کر دیا۔ اسی کتاب ہدیٰ کی بدولت بے شمار علوم معرض وجود میں آئے جن کی وجہ سے عربی زبان کا دامن علم و ادب دانش و حکمت سے بھر گیا۔ یہی وہ عظمت و شان والی کتاب ہے جو انعام خدا بھی ہے اور معجزہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی، یہ بیماروں کے لیے شفا بھی ہے، مصیبت زدوں کے لیے دوا بھی۔ یہ قاضی کو عدالت کا سبق دے گا۔ یہ غازی کو شجاعت کا درس دے گا اور مالدار کو سخاوت کی ترغیب دے گا۔ غرضیکہ اس کتاب معظم میں نسل انسانی کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ یہ پوری کائنات کے انسانوں کے لیے مہد سے لے کر لحد تک، ابتدا سے لے کر انتہا تک ہر مقام پر رہبر و رہنما ہے۔

قرآن کریم ہی آئین اسلام کا اولین سرچشمہ اور ضابطہ حیات ہے۔ اسی کی تعلیمات عالیہ پر ہی عمل پیرا ہونا حصول برکات و حسنات اور ذریعہ نجات ہے۔

تارین کرام! قرآن کریم پر عمل پیرا ہونے کے لیے اس کا صحیح سمجھنا ضروری ہے اور اس کے صحیح سمجھنے کے لیے اس کا صحیح پڑھنا ضروری ہے۔ پھر اس کے درست پڑھنے کے لیے قواعد تجوید و قرأت کا جاننا ہے۔ اب ضرورت ہے کہ تقریر و تحریر کے ذریعے سے اس علم کو لوگوں تک پہنچایا جائے۔

الحمد للہ! اس ناپیز کو بھی اس علم پر یہ رسالہ لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں دعا ہے کہ وہ میری اس سعی جمیل کو شرف قبولیت عطا فرمائے آمین بحرمت سید المرسلین وآلہ و صحابہ جمعین

طالب دعا، قاری محمد الدین نعیمی

مدرس دارالعلوم نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

فہرست مضامین

- ۱- احکام تجوید ۵
- ۲- تعوز اور تسمیہ کا بیان ۶
- ۳- مخارج کا بیان ۷
- ۴- صفات حروف کا بیان ۹
- ۵- میم ساکن کا بیان ۱۲
- ۶- نون ساکن نون تنوین کا بیان ۱۲
- ۷- غنہ کا بیان ۱۳
- ۸- اصطلاحات ۱۳
- ۹- مذ کا بیان ۱۳
- ۱۰- مقدار مدت ۱۴
- ۱۱- تفخیم ترقیق کا بیان ۱۵
- ۱۲- ادغام کا بیان ۱۷
- ۱۳- لام تعریف کا بیان ۱۸
- ۱۴- ہاضمیر کا بیان ۱۸
- ۱۵- اجتماع ساکنین کا بیان ۱۹
- ۱۶- ہمزہ کا بیان ۲۰
- ۱۷- وقف کا بیان ۲۱
- ۱۸- سکتہ کا بیان ۲۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

احکام تجوید

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ وَعَلَى
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ هَ اَمَّا بَعْدُ -

جاننا چاہیے کہ قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا نہایت ہی ضروری ہے۔
اس لیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے :
وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ه

اس آیت مقدسہ میں ارشادِ ربانی ہے کہ قرآن پاک کو ترتیل کے ساتھ پڑھو۔
حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترتیل کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں :
هُوَ تَجْوِيدُ الْحُرُوفِ وہ تجوید ہے حرفوں کی
وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوفِ اور پہچاننا وقفوں کا
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم
کو تجوید سے پڑھنا بہت ضروری ہے۔

تجوید کے معنی ہیں کھرا کرنا، عمدہ کرنا۔ اصطلاحِ قرآ میں ہر حرف کو اپنے
مخرج سے مع جمیع صفات کے ادا کرنا تجوید کہلاتا ہے۔

اس علم کا موضوع حروفِ تہجی ہے۔

اس کی غایت تصحیحِ حروف ہے۔

قرآن کریم کو تجوید کے خلاف پڑھنا لحن کہلاتا ہے۔

اس کی دو صورتیں ہیں :

(۱) لَحْنِ جَلّی : بڑی غلطی کو کہتے ہیں، اس کی چار صورتیں ہیں :

- ۱- حرف کو حرف سے بدلنا
- ۲- ساکن کو متحرک اور متحرک کو ساکن کر دینا
- ۳- حرف کو گھٹانا، بڑھانا

۴- حرکات میں غلطی کرنا

(۲) لَحْنِ خَفِی : چھوٹی غلطی کو کہتے ہیں، یعنی ان صفات کا چھوڑ دینا جو تحسین حرف سے تعلق رکھتی ہیں :

لَحْنِ جَلّی حرام و ممنوع۔ لَحْنِ خَفِی مکروہ۔ پڑھنا سننا دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

تَعَوُّذ اور تَسْمِیۃ کا بیان

جاننا چاہیے کہ تلاوت شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا ضروری ہے۔ اس لیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے،

فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

اور سورت شروع کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا ضروری ہے، سوائے سورت توبہ کے۔

تَعَوُّذ اور تَسْمِیۃ پڑھنے کی چار صورتیں ہیں :

- ۱- فصلِ کُل یعنی تَعَوُّذ اور تَسْمِیۃ اور سورت کو علیحدہ علیحدہ پڑھنا۔
- ۲- وصلِ کُل یعنی تَعَوُّذ اور تَسْمِیۃ اور سورت کو ملا کر پڑھنا۔

۳۔ وصلِ اول فصلِ ثانی یعنی تعوذ اور تسمیہ کو ملا کر پڑھنا اور

سورت کو علیحدہ پڑھنا۔

ثانی

۴۔ فصلِ اول وصلِ یعنی تعوذ کو علیحدہ پڑھنا اور تسمیہ کو سورت سے

ملا کر پڑھنا۔ تلاوت کے تین محل ہیں :

۱۔ ابتدائے قرأت از ابتدائے سورت اس میں چار صورتیں فصلِ کل وصلِ کل

وصلِ اول فصلِ ثانی۔ فصلِ اول وصلِ ثانی جائز ہیں۔

۲۔ ابتدائے قرأت از درمیان سورت اس میں دو صورتیں فصلِ کل وصلِ اول

فصلِ ثانی جائز ہیں۔

۳۔ شروع سورت درمیان قرأت اس میں تین صورتیں فصلِ کل وصلِ کل

فصلِ اول وصلِ ثانی جائز ہیں

مخارج کا بیان

- ۱۔ حروفِ دہن یعنی منہ کا خالی حصہ یہاں سے الف۔ واو یا مدہ ادا ہوتے ہیں۔
- ۲۔ اقصیٰ حلق یعنی حلق کا وہ حصہ جو سینہ کے قریب ہے یہاں سے عہ ادا ہوتے ہیں۔
- ۳۔ وسط حلق یعنی حلق کا درمیانی حصہ یہاں سے ع۔ ح ادا ہوتے ہیں۔
- ۴۔ ادنیٰ حلق یعنی حلق کا وہ حصہ جو زبان کی جڑ کے قریب ہے یہاں سے غ۔ خ ادا ہوتے ہیں۔

۵۔ زبان کی جڑ بالمقابل لہات یہاں سے ق ادا ہوتا ہے۔

۶۔ قاف کے مخرج سے ذرا منہ کی طرف ہٹ کر ک ادا ہوتا ہے۔

۷۔ وسط زبان اور بالمقابل اوپر کا تالو یہاں سے ج۔ ش۔ ی (یائے غیر مدہ) ادا ہوتے ہیں۔

دانتوں کے نام سامنے والے چار دانتوں کو ثنایا کہتے ہیں۔ دو اوپر والوں کو ثنایا علیا اور دو نیچے والوں کو ثنایا سفلی کہتے ہیں۔

۲۔ ثنایا کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت ان کو رباعیات کہتے ہیں۔

۳۔ رباعیات کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت ان کو انیاب کہتے ہیں۔

۴۔ انیاب کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار ڈاڑھیں ان کو ضواحک کہتے ہیں۔

۵۔ ضواحک کے دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین کل بارہ ڈاڑھیں ان کو طواحن کہتے ہیں۔

۶۔ طواحن کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار ڈاڑھیں ان کو نواجذ کہتے ہیں۔

۷۔ ضواحک سے لے کر نواجذ تک کل بیس ڈاڑھوں کو اخراس کہتے ہیں۔

۸۔ حافہ زبان یعنی زبان کا بغلی کنارہ جو حلق کی طرف ہے دائیں طرف ہو یا بائیں طرف اخراس علیا کی جڑوں میں لگانے سے ص ادا ہوتا ہے۔

۹۔ طرف زبان ضواحک سے لے کر ثنایا تک مقابل کاتا لو یہاں سے ل ادا ہوتا ہے۔

۱۰۔ طرف زبان انیاب سے لے کر ثنایا تک مقابل کاتا لو یہاں سے ن ادا ہوتا ہے۔

۱۱۔ نوک زبان مانک پہ پشت اور مقابل کاتا لو یہاں سے را ادا ہوتی ہے۔

۱۲۔ نوک زبان ثنایا علیا کی جڑ میں لگانے سے ط د ت ادا ہوتے ہیں۔

۱۳۔ نوک زبان ثنایا علیا کے کنارے پر لگانے سے ظ ذ ث ادا ہوتے ہیں۔

۱۴۔ نوک زبان ثنایا سفلی کا کنارہ مع اتصال ثنایا علیا کے یہاں سے زس میں ادا ہوتے ہیں۔

۱۵۔ ثنایا علیا کا کنارہ اور نیچے والے ہونٹ کی تری یہاں سے ف ادا ہوتی ہے۔

۱۶۔ دونوں ہونٹوں سے ب م و (داد غیر مدہ) ادا ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے بائری سے اور میم خشکی سے اور واد دونوں ہونٹوں کو گول کر کے ناقص ملانے سے ادا ہوتی ہے۔

۱۷۔ خیشوم یعنی ناک کا بالنسہ یہاں سے غنہ ادا ہوتا ہے۔

صفات حروف کا بیان

صفات لازمہ متفادہ۔

۱۔ ہمس کے معنی پستی جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو مہموسہ کہتے ہیں۔ حروف مہموسہ کے ادا کرتے وقت سانس آہستگی سے جاری رہتا ہے۔ جس سے آواز میں کمزوری اور پستی پائی جاتی ہے۔ ایسے حروف دس ہیں جن کا مجموعہ فحشہ شخص سکتا ہے۔

۲۔ جہر کے معنی اوپچائی جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو مجہورہ کہتے ہیں۔ حروف مجہورہ کے ادا کرتے وقت سانس رک جاتا ہے جس کی وجہ سے حروف میں بلندی اور قوت پائی جاتی ہے۔ حروف مہموسہ کے سوا باقی انیس حروف مجہورہ ہیں۔

۳۔ شدت کے معنی سختی جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف شدیدہ کہتے ہیں۔ حروف شدیدہ کو ادا کرتے وقت آواز اپنے مخرج میں بند ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے آواز میں شدت اور قوت پائی جاتی ہے۔ حروف شدیدہ آٹھ ہیں جن کا مجموعہ اجد قی بکت ہے۔

۴۔ توسط کے معنی ہیں درمیان جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف متوسطہ کہتے ہیں۔ حروف متوسطہ کے ادا کرتے وقت نہ تو آواز پورے طریقہ سے بند ہوتی ہے اور نہ ہی جاری رہتی ہے۔ بلکہ درمیانی حالت میں رہتی ہے۔ ایسے حروف پانچ ہیں جن کا مجموعہ **لن عکس** ہے۔

۵۔ رخاوت کے معنی نرمی، جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف رخوہ کہتے ہیں۔ حروف رخوہ کے ادا کرتے وقت آواز اپنے مخرج میں جاری رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے آواز میں نرمی پائی جاتی ہے۔ حروف شدیدہ متوسطہ کے علاوہ باقی سولہ حروف رخوہ کے ہیں۔

استعلاء کے معنی بلندی چاہنا جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو مستعلیہ کہتے ہیں۔ ان حروف کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ حروف پُر پڑھے جاتے ہیں۔ یہ حروف سات ہیں جن کا مجموعہ **خض صغظ قظ** ہے۔

استفال کے معنی نیچائی جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو مستفلیہ کہتے ہیں۔ حروف مستفلیہ کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند نہیں ہوتی جس کی وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔ حروف مستعلیہ کے علاوہ باقی بائیس^{۲۲} حروف مستفلیہ ہیں۔

اطباق کے معنی ملنا، جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو مطبقہ کہتے ہیں۔ ان حروف کے ادا کرتے وقت زبان تالو میں مل جاتی ہے جس کی وجہ سے حروف بہت زیادہ پُر پڑھے جاتے ہیں۔ حروف مطبقہ چار ہیں۔ **ص۔ ض۔ ط۔ ظ**۔

انفتاح کے معنی کھلا رہنا، جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو منفتحہ کہتے ہیں۔ ان کے ادا کرتے وقت زبان تالو سے جدا رہتی ہے۔ حروف مطبقہ کے علاوہ باقی پچیس حروف منفتحہ کے ہیں۔

اذلاق کے معنی پھسلنا، جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف مذلقہ کہتے ہیں۔ یہ حروف دانتوں ہونٹوں یا زبان کے کناروں سے پھسل کر آسانی سے ادا ہوتے ہیں حروف مذلقہ چھ ہیں جن کا مجموعہ ذرّ من لبّ ہے۔

اصمات کے معنی رُکنا، جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف مصمّنه کہتے ہیں یہ حروف اپنے مخرج سے مضبوطی سے جم کر ادا ہوتے ہیں۔ حروف مذلقہ کے علاوہ تیس حروف مصمّنه کے ہیں۔

صفات لازمہ غیر متضادہ

قلقلہ کے معنی جنبش۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف قلقلہ کہتے ہیں۔ اس کے ادا کرتے وقت حالت سکون میں آواز اپنے مخرج میں پہنچ کر دوبارہ مثل گنید کے اُبھرتی ہے۔ حروف قلقلہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ قَلْبُ جَدّ صَفیر کے معنی ہیں سیٹی جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو صَفیر کہتے ہیں۔ ان کے ادا کرتے وقت آواز تیز مثل سیٹی کے نکلتی ہے۔ ایسے حروف تین ہیں ز، س، ص۔

تکرار کے معنی بار بار یہ صفت را میں پائی جاتی ہے۔ اس کے ادا کرتے وقت نوک زبان پر تھڑھڑاہٹ پائی جاتی ہے۔ مگر اس سے بچنا چاہیئے

تفشّی کے معنی پھیلنا، یہ صفت ش میں پائی جاتی ہے۔ اس کے ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جاتی ہے۔

استطالت کے معنی لمبائی چاہنا، یہ صفت صناد میں پائی جاتی ہے۔ اس کے ادا کرتے وقت زبان شروع مخرج سے آخر مخرج تک آہستگی سے لگتی ہے جس سے آواز میں طوالت پیدا ہو جاتی ہے۔

میم ساکن کا بیان

میم ساکن جزم والی میم کو کہتے ہیں اور اس کے تین قاعدے ہیں۔

۱۔ ادغام شفوی، اگر میم ساکن کے بعد دوسری میم آجائے تو وہاں ادغام شفوی ہوگا مثل **إِلَيْكُمْ مُرْسَلُونَ**

۲۔ اخفاء شفوی، اگر میم ساکن کے بعد ب آجائے تو وہاں اخفاء شفوی ہوگا مثل **فَحْ بِاِذْنِ اللَّهِ**

۳۔ اظہار شفوی اگر میم ساکن کے بعد میم اور با کے علاوہ کوئی ٹحرف آئے تو وہاں اظہار شفوی ہوگا مثل **الْحَمْدُ شَرَحٌ**

نون ساکن اور نون تنوین کا بیان

نون ساکن جزم والے نون کو کہتے ہیں۔ ن نون تنوین دو زیر دو پیش کو کہتے ہیں۔ اس کے چار قاعدے ہیں۔

۱۔ اظہار کے معنی ظاہر کرنا، جب نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حرف حلقی ع، ح، غ، خ میں سے کوئی ٹحرف آجائے تو وہاں اظہار حلقی ہوگا۔ **أَنْعَمْتَ عَذَابٌ عَظِيمٌ**

۲۔ ادغام کے معنی ملانا، جب نون ساکن یا نون تنوین کے بعد یاء مملوئے کے مجموعہ میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام ہوگا۔ لام را میں ادغام بے غنہ باقی چار حرفوں میں یا غنہ ہوگا۔ مثل **مَنْ لَّا مَنَّ يَقُولُ**

۳۔ قلب کے معنی بدلنا جب نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حرف با آجائے تو اس نون کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھیں گے مثل **مِنْ بَعْدِ سَمِيعٍ** بصیر۔

اخفاء کے معنی چھپانا جب نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف حلقی مجموعہ
یرملون اور با کے علاوہ کوئی حرف آجاتے تو وہاں اخفاء ہوگا مثل اَنْزِلَ
جنتِ نَجْرَی۔

غنة کا بیان

جب نون میم مشدد ہوں تو ان میں غنة کیا جائے گا نون ساکن یا نون تنوین
کے بعد حروف حلقی لام را کے علاوہ کوئی حرف آئے تو وہاں غنة ہوگا۔ میم ساکن کے
بعد م یا ب ہو تو وہاں غنة ہوگا۔

اصطلاحات حرکت زیرہ زبر پیش کو اور جس حرف پر حرکت ہو اُسے متحرک
کہتے ہیں۔

- ۱۔ فتحہ زبر کو اور زبر والے حرف کو مفتوح کہتے ہیں۔
- ۲۔ ضمہ پیش کو اور پیش والے حرف کو مضموم کہتے ہیں۔
- ۳۔ کسرہ زیرہ کو اور زیرہ والے حرف کو مکسور کہتے ہیں۔
- ۴۔ سکون جزم کو اور جزم والے حرف کو ساکن کہتے ہیں۔
- ۵۔ ما قبل جو حرف سے پہلے ہو۔
- ۶۔ ما بعد جو حرف کے بعد ہو۔

مد کا بیان

مد کے معنی درازگی حروف مدہ تین ہیں الف۔ واو۔ یا جبکہ الف کا ما قبل
مفتوح واو ساکن ما قبل مضموم ہو یا ساکن ما قبل مکسور ہو مثل بَابِی۔ لُؤی
اقسام مد مدہ مثل نُوْحِیْہَا
۲۔ مد متصل حرف مدہ کے بعد ہمزدہ اسی کلمہ میں پایا جائے تو وہاں مد متصل ہوگی

مثل جَاءَ، سُوءٌ

۳۔ مد منفصل۔ حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں پایا جائے تو وہاں مد منفصل ہوگی مثل بِمَا اُنْزِلَ۔

۴۔ مد عارض وقفی حرف مدہ کے بعد سکون عارضی پایا جائے تو وہاں مد عارض وقفی ہوگی۔ مثل تَعْلَمُونَ ۵۔

۵۔ مد لازم کلمی مثقل حرف مدہ کے بعد شد والا حرف اسی کلمہ میں پایا جائے تو وہاں مد لازم کلمی مثقل ہوگی مثلاً دَآيَةُ

۶۔ مد لازم کلمی مخفف۔ حرف مدہ کے بعد جزم والا حرف اسی کلمہ میں پایا جائے تو وہاں مد لازم کلمی مخفف ہوگی مثل اَللّٰهُ

مد لازم حرفی مثقل حرف مدہ کے بعد شد والا حرف میں پایا جائے تو وہاں مد لازم حرفی مثقل ہوگی مثل اَلَمْ (اَلِف۔ لَام۔ حِمْ)

مد لازم حرفی مخفف حرف مدہ کے بعد جزم والا حرف، حرف میں پایا جائے تو وہاں مد لازم حرفی مخفف ہوگی مثل ن (نَوْن)

حرف لین دو ہیں۔ واو او یا۔ جبکہ واو ساکن ماقبل مفتوح پہچان حرف لین ہو یا ساکن ماقبل مفتوح ہو مثل اُو۔ اِی۔

حرف لین کے بعد سکون اصلی حرف میں پایا جائے تو وہاں مد لین مد لین لازم ہوگی مثل عَسَتْ (عَيْن)

مد لین عارض وقفی حرف لین کے بعد سکون عارضی پایا جائے تو وہاں مد لین عارض وقفی ہوگی مثل خَوْتُ

مقدار مدات

۱۔ مد اصلی نَوَحِيهَا قصر یعنی ایک الف۔

- ۲۔ مَدِّ مُتَّصِل۔ جَاءَ۔ دو الف۔ ڈھائی الف، چار الف
- ۳۔ مَدِّ مُنْفَصِل بِهَا أُنْزِلَ، دو الف، ڈھائی الف، چار الف قصر۔
- ۴۔ مَدِّ عَارِضٌ وَقْفِي تَعْلَمُونَ، طول، توسط، قصر
- ۵۔ مَدِّ لَازِمٌ كَلِمِي مُثْقَلٌ دَابِجَةٌ
- ۶۔ مَدِّ لَازِمٌ كَلِمِي مُخَفَّفٌ السَّكَنُ
- ۷۔ مَدِّ لَازِمٌ حَرْفِي مُثْقَلٌ آتَمٌ
- ۸۔ مَدِّ لَازِمٌ حَرْفِي مُخَفَّفٌ نَجْ
- مَدِّ لَازِمٌ عَسَقٌ (ع) طول، توسط
- مَدِّ لَازِمٌ عَارِضٌ وَقْفِي نَحْوُ فَاءٍ قصر، توسط، طول

فائدہ :- قصہ کی مقدار ایک الف ہے اور ماہرین تجوید کے نزدیک کھلی انگلی کو آہستہ بند کرنے میں جتنا وقت لگتا ہے وہ ایک الف کی مقدار ہے۔ توسط کی مقدار دو یا ڈھائی الف ہے۔ طول کی مقدار تین الف یا پانچ الف ہے۔

تفخیم و ترقیق کا بیان

تفخیم پڑھنے کو اور ترقیق باریک پڑھنے کو کہتے ہیں۔ کل حروف انیس ہیں جن میں سے حروف مستعلیہ خَصَّ - ضَغُطٌ - قَطُّ۔ ہر حال میں پڑھے جاتے ہیں۔ الف - لام - را۔ کبھی پُر کبھی باریک، باقی انیس حروف ہمیشہ باریک پڑھے جاتے ہیں۔

ہمیشہ اپنے ماقبل کا تابع ہوگا۔ اگر اس کا ماقبل حرف پُر ہوگا، تو الف پُر ہوگا۔

الف اگر ماقبل باریک حرف ہوگا، تو الف بھی باریک پڑھا جائے گا، مثل

قَالَ - مَا لِلَّيْ -

جو اتم اللہ میں آتا ہے، اس کا مقابل مفتوح یا مضموم ہو تو یہ لام پڑے گا جیسے
لام گا، مثل **وَاللّٰہُ - سَسُوْلُ اللّٰہِ -**

اس کے علاوہ باقی تمام جگہ پر لام باریک پڑھا جاتے گا مثل **بِسْمِ اللّٰہِ - اَللّٰہُ - یٰلَہِ -**
 مں اگر مفتوح یا مضموم ہو تو پُر، اگر مکسور ہو تو باریک پڑھی جاتے گی، مثل
مَآ - رَبَّکَ - رُسُلًا - مَآ جَال -

مں اساکن کا مقابل مفتوح یا مضموم ہو تو را پُر ہوگی، اگر مقابل مکسور ہو تو باریک پڑھی
 جائیگی، مثل **اَرْسَل - اُرْکِسُوْا - فِرْعَوْنَ -**

مں اساکن کا قبل کسرہ عارضی ہو تو را پُر پڑھی جاتے گی، مثل **اِسْرَیْج -**
 مں اساکن کا قبل کسرہ پچھلے کلمہ میں ہو تو را پُر پڑھی جاتے گی، مثل **اِنْ اَرْتَبْتُہُ -**
 مں اساکن کا قبل مکسور مابعد حرف استعلاء اسی کلمہ میں ہو تو مں را پُر پڑھی جاتے گی، مثل
قِرْطَاسٍ -

مں اساکن کے مقابل یا تے ساکنہ ہو تو مں ا باریک ہوگی، مثل **قَدِیْرُہ -**
 مں اساکن کے مقابل یا تے ساکنہ کے علاوہ کوئی اذر حرف ساکن ہو تو اس کا مقابل مفتوح
 یا مضموم ہوگا تو مں را پُر ہوگی، اگر مکسور ہو تو باریک پڑھی جاتے گی، مثل **قَدْزہ اُمُوْرہ -**
ذِکْرُہ -

راتے مراصہ اپنی حرکت کے موافق پڑھی جاتے گی مں امالہ باریک ہوگی، مثل **فَجُورِیَہ -**
 (نوٹ) حرف مفخمہ میں تفخیم اس طرح نہ کی جاتے کہ وہ حرف مشد دسنا آئے ماکہ ہ مشابہ
 فتحہ کے یافتہ مشابہ ضمہ کے ہو جاتے یا حرف مفخم کے بعد الف ہو تو وہ واو کی طرح ہو جاتے۔
 تفخیم میں مراتب ہیں حرف مفخمہ مفتوح ہو اور اس کے بعد الف ہو تو یہاں اعلیٰ درجہ کی ہے،
 تفخیم ہوگی، مثل **قَالَ -**

حرف مفخمہ مفتوح ہو اور اس کے بعد الف نہ ہو تو یہ دوسرے درجہ کی تفخیم ہوگی، مثل **قَوْلَہ -**

حرف مفخمہ مضموم ہو تو تیسرے درجہ کی تفخیم ہوگی، مثل قَوْلَ
حرف مفخمہ مکسور ہو تو وہاں چوتھے درجہ کی تفخیم ہوگی، مثل قِيلَ

ادغام کا بیان

ادغام کے معنی ہیں، ملانا۔ اصطلاح قرائین دو حرفوں کو مشدو کر کے اس طرح پڑھنا کہ ایک
سنائی دے، اس کی چند اقسام ہیں:

۱۔ ادغامِ مثلین ایک حرف دو مرتبہ آجاتے، پہلا ساکن، دوسرا متحرک ہو تو وہاں
ادغامِ مثلین ہوگا، مثل قَدْ دَخَلُوا۔ بَلْ لَا۔

۲۔ ادغامِ متجانسین دو حروف متحد المخرج و مختلف الصفات جمع ہوں پہلا ساکن
دوسرا متحرک ہو تو وہاں ادغامِ متجانسین ہوگا مثل قَدْ تَبَيَّنَ۔

۳۔ ادغامِ متقاربین دو حروف قریب المخرج جمع ہوں پہلا ساکن دوسرا متحرک ہو تو
وہاں ادغامِ متقاربین ہوگا، مثل نَخْلُكُمْ۔

فائدہ ۱: ادغامِ متجانسین اور ادغامِ متقاربین کی دو اقسام ہیں: ناقص اور تام۔

۱۔ ناقص: اگر ادغام کرتے وقت مدغم کی کوئی صفت باقی رہے تو اس ادغام کو ادغامِ ناقص کہتے ہیں، مثل مَن يَقُولُ أَحَطَّٹ۔

۲۔ تام: اگر ادغام کرتے وقت مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے، تو اس ادغام کو
ادغامِ تام کہتے ہیں، مثل مَن لَا۔

فائدہ ۲: لام کا ادغام نون میں نہ ہوگا، مثل قُلْنَا حرف مدہ کا ادغام غیر مدہ میں نہ ہوگا۔

مثل فِي يَوْمٍ۔ ف تعلق میں ادغامِ متجانسین اور متقاربین نہ ہوگا۔
مثل فَاصْفَحْ عَنْهُمْ۔ لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا۔

لام تعریف کا بیان

لام تعریف کے بعد حروف قمری اَبَعِ نَجْمَاتِ
اظہار قمری وَخَفْتُ عَقِیْمَةً میں سے کوئی حرف آجائے، تو وہاں اظہار
قمری ہوگا، مثل الْقَمَرِ۔

لام تعریف کے بعد حروف شمسی میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں
ادغام شمسی ادغام شمسی ہوگا، مثل الشَّمْسِ۔
(نوٹ) حروف قمری کے علاوہ باقی تمام حروف شمسی ہیں۔

ہائے ضمیر کا بیان

ہا ضمیر کلمہ کے آخر میں واقع ہوتی ہے، اس کا معنی اردو میں اس کا یا اُس کے ہوتا ہے ۛ۔ ۛ
ہا ضمیر کا ماقبل یا تے ساکنہ یا حرف مکسور ہو تو ہا ضمیر بھی مکسور ہوگی مثل یہ۔ اِلَیْہ۔
مگر قرآن کریم میں چار جگہ اس کے خلاف ہے۔
عَلِیْہُ اللّٰہُ - وَمَا اَنۡسَاۤنِیْہُ - اَرۡجِہُ - فَالِقَہُ۔
ہا ضمیر کا ماقبل یا تے ساکنہ یا حرف مکسور نہ ہو ہا ضمیر مضموم ہوگی، مثل لَہُ۔ مِنْہُ۔
مگر ایک جگہ خلافِ قانون ہے وَیَتَّقَہُ۔

ہا ضمیر کا ماقبل اور بالبعد دونوں متحرک ہوں تو ہا ضمیر اشباع سے پڑھی جائے گی یعنی زیر
کی بجائے کھڑی زیر اور پیش کی بجائے الٹی پیش پڑھی جائے گی۔ مثل یہ۔ لَہُ۔ مگر ایک جگہ
خلافِ قانون ہے، مثل یَرْضَہُ۔ لَکُمُ۔

ہا ضمیر کا ما قبل یا ما بعد دونوں میں سے ایک بھی ساکن ہو تو ہا ضمیر اشباع سے نہ پڑھی جائے گی، مثل مَنَّهُ - اِلَيْهِ - مگر ایک جگہ خلاف قانون ہے - فِیْهِ مُهَانًا -

اجتماع ساکنین کا بیان

اجتماع ساکنین دو ساکنوں کے جمع ہونے کو کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ اجتماع ساکنین علی حدّہ یعنی پہلا ساکن حرف مدہ اور دوسرا ساکن اسی کلمہ میں ہو، مثل دَا بَدَ -

۲۔ اجتماع ساکنین علی غیر حدّہ دو ساکن اسی طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ اور دوسرا ساکن اسی کلمہ میں نہ ہو، اس کی چند صورتیں ہیں :

۱۔ پہلا ساکن حرف مدہ کلمہ کے آخر پر اور دوسرا ساکن دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو تو حرف مدہ کو حذف کر دیا جائے گا۔ مثل فِی الدَّارِ حِینَ -

۲۔ دو ساکن اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن مَن کا نون ہو تو اسے زبر بڑے کر پڑھیں گے مثل مَن اللّٰہ -

۳۔ اگر دو ساکن جمع ہوں، پہلا ساکن جمع کی میم ہو تو اسے پیش دے کر پڑھیں گے مثل عَلَیْکُمُ السَّلَام -

۴۔ جب دو ساکن اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن نہ حرف مدہ ہو نہ مَن کا نون اور نہ جمع کی میم اور نہ ہی واو لین ہو تو اسے زیر دے کر پڑھیں گے، مثل اِنْ اَرْتَبْتُمْ اَحَدٌ اللّٰہُ الصَّمَدُ -

۵۔ جب دو ساکن اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن واو لین ہو تو اسے پیش دے کر پڑھیں گے، مثل عَصَوُ التَّوَسُّوْلَ -

ہمزہ کا بیان

جب دو ہمزے قطعی جمع ہوں تو دونوں کو خوب اچھی طرح تحقیق کے ساتھ پڑھنا چاہیے
 عَ اَنْذَرْتَهُمْ مَكْرًا اَعْجَبَتْهُ جُوسُورَتِ حَطْر سجدہ میں ہے، اس میں تہیل ہوگی۔
 جب دو ہمزے جمع ہوں اور ان میں پہلا ہمزہ استفہام کا ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی
 مفتوح ہو تو وہاں ابدال ہوگا مثل اللہ - عَ اَلْذَّاكِرَيْنِ۔

جب دو ہمزے جمع ہوں اور پہلا ہمزہ استفہام کا ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی مفتوح نہ ہو
 تو وہاں ہمزہ وصلی گرا دیا جائے گا، مثل اَفْشَرٰی۔

جب دو ہمزے جمع ہوں اور پہلا ہمزہ متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزے کو پہلے
 کی حرکت کے موافق بدل لیا جائے گا، مثل اَمْنُوْا۔ اصل میں عَ اَمْنُوْا تھا۔
 اسم کا ہمزہ مکسور ہوگا، مثل اِبْنِ۔

لام تعریف کا ہمزہ مفتوح ہوگا مثل الْقَمَرِ۔ اَلَّذِيْنَ۔

فعل کے ہمزے کا عین کلمہ اگر مضموم اصلی ہوگا تو ہمزہ بھی مضموم پڑھا جائے گا۔ مثل
 اَسْجِدُوْا۔

فعل کا عین مضموم عارضی ہو یا مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزہ مکسور پڑھا جائے گا، مثل
 اِثْقُوْا اللّٰهَ۔ اِفْعَلُوْا۔ اِهْدِنَا۔

وقف کا بیان

وقف کے معنی ہیں کلمہ غیر موصول پر سانس اور آواز کا توڑ دینا پھر اگر موقوف علیہ مفتوح ہو

یا مضموم یا کسور ہو یا دو پیش ہوں یا دو زیر ہوں۔ تو ان کو ساکن کر دیا جاتے گا مثل تَعْلَمُونَ
الرَّحِيمِ نَسْتَعِينُ قَدِيرٌ ذِكْرٌ

اگر موقوف علیہ پر دو زیر ہوں، تو ان کو الف سے بدل دیا جاتے گا، مثل بَصِيرًا
جوتا بشکل لا ہوتی ہے، اس کو حالت وقف میں لا ہی پڑھیں گے، مثل قُدْرَةٌ

وقف کی تین اقسام ہیں،

۱۔ وقف بالاسکان یعنی موقوف علیہ کو ساکن کر کے وقف کرنا یہ زیر، زیر پیش
تینوں میں ہوتا ہے۔

۲۔ وقف بالاروم یعنی موقوف علیہ پر وقف کرتے وقت حرکت کا تہائی حصہ پڑھنا
یہ زیر اور پیش میں ہوتا ہے۔

۳۔ وقف بالاشام یعنی موقوف علیہ پر وقف کر کے ہونٹوں سے ضمیر کی طرف
اشارہ کرنا، یہ صرف پیش میں ہوتا ہے۔

سکتہ کا بیان

سکتہ کے معنی ہیں توڑنا آواز کا اور جاری رہنا سانس کا۔ روایت حفص کے مطابق پورے

قرآن کریم میں چار مقام پر سکتہ کیا جاتا ہے،

۱۔ مِنْ مَّزَّقَدْنَا سَكَةً هَذَا سُورَةُ يُسِينَ میں

۲۔ عِوَجًا سَكَةً قَيِّمًا سُورَةُ كَهْف میں

۳۔ وَقِيلَ مَنْ سَكْتَرَاتٍ سُورَةُ قِيَامہ میں

۴۔ بَلْ سَكْتَرَاتٍ سُورَةُ مَطْفِن میں

وقف کی اقسام

وقف کی چار اقسام ہیں

تام — کافی — حسن — قبیح

- ۱- وقف تام؛ یعنی اس کلمہ پر وقف کرنا جس کا مابعد سے لفظی معنوی تعلق نہ ہو۔
 - ۲- وقف کافی؛ یعنی اس کلمہ پر وقف کرنا جس کا مابعد سے تعلق معنوی ہو۔
 - ۳- وقف حسن؛ یعنی اس کلمہ پر وقف کرنا جس کا مابعد سے تعلق لفظی ہو۔
 - ۴- وقف قبیح؛ یعنی اس کلمہ پر وقف کرنا جس کا مابعد سے تعلق لفظی اور معنوی بھی ہو۔
- نوٹ؛ وقف تام اور کافی پر وقف کرنے کے بعد آگے سے پڑھنا چاہیے۔
- وقف حسن اگر آیت کے سرے پر ہو تو آگے سے پڑھ سکتے ہیں اور اگر آیت کا سرانہ ہو تو اعادہ کرنا یعنی پیچھے سے لوٹ کر پڑھنا چاہیے۔
- وقف قبیح پر وقف نہ کیا جائے، اگر حالت اضطراری میں وقف ہو جائے تو پیچھے سے اعادہ کرنا چاہیے۔

وقف کی بلحاظ وقف چار اقسام ہیں

اختیاری — اضطراری — اختباری — انتظاری

- ۱- وقف اختیاری؛ یعنی قرآن حکیم پڑھنے والا سانس ہونے کے باوجود وقف کر لے۔
- ۲- وقف اضطراری؛ یعنی پڑھتے پڑھتے سانس ٹوٹ جائے یا کھانسی آجائے تو وقف کیا جائے۔
- ۳- وقف اختباری؛ یعنی پڑھانے والا اپنے شاگرد کو امتحاناً ٹھہرائے کہ دیکھے وہ وقف کیسے کرتا ہے۔
- ۴- وقف انتظاری؛ یعنی مختلف روایات پڑھنے کے لیے قاری کسی مقام پر وقف کرے۔

فوائد متفرقة

تلاوت کی بلحاظ رفتار تین قسمیں ہیں:

ترتیل ——— حدر ——— تدویر

۱۔ ترتیل: یعنی قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا جس طرح قراکرام محفلوں میں پڑھتے ہیں۔

۲۔ حدر: یعنی قرآن کریم کو قواعد تجوید و قرأت کا لحاظ رکھتے ہوئے تیز پڑھنا، جس طرح حفاظ کرام تراویح کی نماز میں پڑھتے ہیں۔

۳۔ تدویر: قرآن کریم کو ترتیل اور حدر کی درمیانی رفتار سے پڑھنا جس طرح خبر نمازوں میں

ائمہ کرام پڑھتے ہیں۔

فائدہ: لفظ تَأْمَنَّا جو سورۃ یوسف میں ہے۔ یہ اصل میں تَأْمَنَّا ہے اگر اسے تَأْمَنَّا پڑھیں گے تو نون پر اشمام کیا جائیگا اگر تَأْمَنَّا پڑھیں تو پہلے نون کی حرکت روم سے پڑھی جائیگی

فائدہ: سیدنا امام حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت میں قرآن حکیم میں صرف ایک جگہ

اَللّٰهُمَّ بِسْمِ اللّٰهِ فَجْرُهَا۔

فائدہ: جب دو حرف مثلین، متجانسین، متقاربین غیر مدغم جمع ہوں، یا دو حرف متشابه الصوفا

دو حرف مشدّد جمع ہوں یا دو قوی حرف جمع ہوں یا دو ضعیف جمع ہوں یا ایک قوی ایک ضعیف جمع ہو یا حرف مدّ قریب قریب

ہوں، تو ان سب کو اپنے اپنے مخرج سے اور جملہ صفات کے ساتھ عمدگی سے ادا کرنا چاہیئے

تَتَبَّعُونَ اللّٰهَ الْكَوْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلٰی آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ آمِينَ

تفہیم الہدایہ

الجہاد
رقم الكتاب ۳۶۷ الفہم

(از جناب استاد القراء فخر اہل سنت مولانا قاری منظور احمد نعیمی مدظلہ العالی)

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله اولاً و آخراً و الصلوة
و السلام على نبي الانبياء والمرسلين ظاهراً و باطناً ما بعد -
میں نے عزیزم مولانا قاری محمد تقی صاحب نعیمی سلمہ کے رسالہ التجوید کو
اول سے آخر تک پڑھا۔ مؤلف نے اس میں شائقین طلباء کے لیے ضروری قواعد
تجوید کو نہایت آسان اور مختصر انداز میں بیان کیا ہے۔

دُعا ہے کہ رب العزت اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کے صدقے شرف قبولیت عطا فرمائے اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین
طلباء اور منجملہ حاملین قرآن کریم کو اس سے نفع کثیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین !
بجاء حبیبك الكريم عليه الصلوة والسلام

احقر العباد منظور احمد نعیمی - نورانی مسجد زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

۲۲ محرم الحرام بروز جمعہ المبارک ۱۴۰۲ھ

بارہ ماہ کی تفسیریں کا بے نظیر مجموعہ

الخطیب

(حصہ اول و دوم)

تصنیف : مولانا قاری محمد الدین نعمی

❶ قرآن و حدیث اور معتبر کتب تواریخ سیر سے اخذ شدہ مضامین

❷ دلکش کتابت عمدہ کاغذ آفسٹ طباعت رنگین ٹائٹل

❸ صفحات حصہ اول ۳۰۴ حصہ دوم ۳۰۴ سائز ۸×۱۲

مکتبہ نعیمیہ رضویہ

سنی رضوی جامع مسجد رضی آباد فیصل آباد